OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

اسلامی قانون میں ٹریفک حادثات کے احکام (اصول، تطبیقات اور معاصر مباحث)

Rulings on Traffic Accidents in Islamic Law

Dr. Mufti Muhammad Asghar
Lecturer, G.C University Hyderabad.

Mai Yasmeen
Teaching Assistant @ Begum Nusrat Bhutto Women University Sukkur
Email: mai.yasmeen@bnbwu.edu.pk

Received on: 07-10-2024 Accepted on: 10-11-2024

Abstract

This paper seeks to elucidate the legal rulings of modern traffic accidents within the principled framework of Islamic jurisprudence (fiqh). Since mechanized modes of transportation did not exist in earlier periods, explicit rulings regarding such incidents are not directly found in the Qur'an and Hadith. However, given the comprehensive nature of Islamic law, general legal maxims and juristic principles provide a sound basis for addressing contemporary issues. This study, therefore, attempts to analyze modern traffic accidents through analogical reasoning (qiyās), drawing upon classical juristic discussions related to injuries caused by animals. The paper outlines key foundational principles, including the shared right of public pathways, the condition of safety in their use, the limits of legal accountability (taklīf), the distinction between direct and indirect liability (mubāshir and mutasabbib), and the role of control and agency. In light of these principles, various forms of traffic accidents are examined, distinguishing between unilateral and bilateral incidents. The study concludes that liability (ḍamān) and financial compensation (diyah) become obligatory in cases involving negligence, transgression, or violation of law on the part of the driver. Conversely, in situations where the incident occurs beyond human control and without fault, no liability is imposed. Furthermore, the paper emphasizes that compliance with state-enforced traffic regulations constitutes a religious obligation. Violating such laws is not only a legal offense but also a morally and legally accountable act in Islamic law. The study ultimately demonstrates that the principles of Islamic jurisprudence are sufficiently flexible and comprehensive to be applied to emerging issues, enabling a systematic and reasoned determination of rulings concerning modern traffic accidents.

Keywords: Trafic Accident, Islamic Law, Legal Ruling, Modern Traffic, Islamic Jurisprudence

تمہید

عہدِ قدیم میں سواری کے طور پر چوپائے استعمال کیے جاتے تھے۔ مشینی سواریاں آج کے ترقی یافتہ دور کی ایجادات ہیں یا بمشکل ڈیڑھ صدی قبل وجود میں آئی ہیں اس لیے قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی میں گاڑیوں کے ذریعہ رونما ہونے والے ایکسیڈنٹ وغیرہ کے احکام صراحتاً مذکور نہیں ہیں، لیکن چونکہ اسلام ایک جامع اور مکمل دین ہے جس کی تعلیمات قیامت تک آنے والی ہر قوم اور ہر قسم کے حالات کے لیے جامع ہیں

اس لیے اسلامی تعلیمات میں ایسے رہنما اصول موجود ہیں جن سے ایکسیڈنٹ کے احکام کا بخوبی استنباط ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فقہ اسلامی میں چوپاؤں کے سلسلے میں جو اصول بیان کیے گئے ہیں اُن پر قیاس کرتے ہوئے موجودہ گاڑیوں کے حادثات کا حکم نکالا جا سکتا ہے۔ چونکہ استنباط کے لیے فقہ اسلامی پر گہری بصیرت اور مجتہدانہ صلاحیت درکار ہے اس لیے بحیثیت طالبعلم محققین کی تحریروں کی روشنی میں ہی اس سلسلے میں کچھ لکھنے کی جسارت کی جارہی ہے۔

چند اہم قواعد فقہیہ

ایکسیڈنٹ کے احکام کی تفصیل سمجھنے کے لیے بطورِ تمہید چند قواعد کا استحضار ضروری ہے جن میں سے بعض قواعد خاص جانوروں کی جنایات کے سلسلے میں وارد ہوئے ہیں اور بعض عمومی نوعیت کے ہیں۔ وہ قواعد حسبِ ذیل ہیں۔

راستوں کو استعمال کرنے کا حق

عام راستے اور گلیاں ریاست کے تمام افراد کی سہولت اور مشترکہ استعمال کے لیے بنائے جاتے ہیں، اور ہر شہری کو ان سے استفادہ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے، تاہم یہ حق مطلق نہیں بلکہ شرطِ سلامتی کے ساتھ مقید ہے، یعنی راستے کا استعمال اس انداز سے لازم ہے کہ کسی دوسرے فرد کو ضرر لاحق نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام راستے کا استعمال بیک وقت اپنے حق میں بھی تصرف ہے اور دوسروں کے حق میں بھی، کیونکہ یہ ایک مشترکہ (public) حق ہے جو تمام افراد کے درمیان مشترک ہے لہٰذا شریعت نے ان راستوں کے استعمال کو اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ کسی فریق کے حق کو نقصان نہ پہنچے، تاکہ تمام متعلقہ افراد کے حقوق کی رعایت ممکن ہو سکے۔(1)

تکلیف شرعی کا ضابطہ

راستوں کے استعمال میں سلامتی کی شرط اُس وقت لازم ہوتی ہے جب کہ نقصان سے بچنا انسان کی قدرت اور اختیار میں ہو، تاہم جس چیز سے اجتناب ممکن نہ ہو، اُسے انسان پر لازم قرار دینا درست نہیں، کیونکہ ایسی صورت میں انسان کو اُس کے دائرۂ اختیار سے باہر امور کا مکلف بنانا لازم آئے گا، جو کہ شریعت کے اصولِ تکلیف کے خلاف ہے لہٰذا ایسے حالات میں جہاں احتراز انسانی قدرت سے خارج ہو، وہاں لوگوں کو اپنے جائز حقِ تصرف سے روکنا بھی شرعاً معتبر نہیں۔(2)

ضمان کا اصول

یہ اصول پیشِ نظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ مباشر (Direct perpetrator) ہر صورت میں ضمان کا ذمہ دار ہوتا ہے، کیونکہ وہ نقصان کا براہِ راست مرتکب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس متسبب (Indirect cause) پر ضمان اس وقت واجب ہوتا ہے جب اس کی طرف سے تعدی یا کوتاہی (Negligence) ثابت ہو۔ اگر متسبب نے اپنے فعل میں کسی قسم کی غفلت یا غیر محتاط طرزِ عمل اختیار نہ کیا ہو، اور نقصان محض اتفاقاً یا غیر متوقع سبب سے واقع ہو جائے تو ایسی صورت میں اس پر ضمان لازم نہیں ہوتا، کیونکہ فقہی اصول کے مطابق محض بالواسطہ سبب ہونا ذمہ داری کے لیے کافی نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں تعدی شامل نہ ہو۔(3)

اختیار اور کنڑول کا معیار

یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جانوروں اور جدید گاڑیوں کی جنایات کے احکام میں ایک بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ کتبِ فقہ میں جانوروں کے حوالے سے اگلے اور پچھلے پاؤں سے ہونے والے نقصان کے درمیان جو تفریق بیان کی گئی ہے، وہ گاڑیوں پر منطبق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جانور اپنی طبعی حرکت کے باعث بعض اوقات سوار کے ارادے کے بغیر بھی عمل کرتا ہے، خصوصاً پچھلے حصے کی حرکت میں سوار کا اختیار نسبتاً کم یا غیر مؤثر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گاڑی مکمل طور پر ڈرائیور کے اختیار (Control) میں ہوتی ہے اور اس کی حرکت ڈرائیور کے ارادے اور عمل پر موقوف ہوتی ہے۔ گاڑی کا اگلا اور پچھلا دونوں حصے ڈرائیور کے مکمل اختیار میں ہونے کے باعث حکم میں برابر ہیں لہٰذا نقصان چاہے گاڑی کے اگلے حصے سے واقع ہو یا پچھلے حصے سے، دونوں صورتوں کا حکم یکساں ہوگا۔ (4)

ریاستی قوانین کی حیثیت

کسی بھی ریاست کے سربراہ کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ انتظامی مصلحت اور مفادِ عامہ کے پیشِ نظر، شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے قوانین وضع کرے۔ ریاست کا ہر شہری عملاً ان قوانین کی پاسداری کا پابند ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر ایک اسلامی ریاست عوامی مفاد کے لیے کوئی جائز قانون نافذ کرے تو اس کی اطاعت ہر شہری پر شرعاً لازم ہوتی ہے، اور بلا عذرِ شرعی اس کی خلاف ورزی گناہ اور جرم شمار ہوتی ہے۔ چنانچہ ڈرائیونگ کے حوالے سے حکومتی اور ٹریفک قوانین کی پابندی ہر فرد کی شرعی ذمہ داری ہے، اور ان کی خلاف ورزی قانونی و شرعی دونوں اعتبار سے قابلِ مواخذہ ہے۔ لہٰذا جو شخص ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلائے گا، وہ مجرم قرار پائے گا اور اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا ضامن بھی ہوگا۔ (5)

مذکورہ قواعد کو ذہن نشین کر لینے کے بعد سمجھنا چاہیے کہ گاڑیوں سے رونما ہونے والے حادثات کبھی یکطرفہ ہوتے ہیں یعنی ایک گاڑی والا راستے میں کسی فرد یا املاک کا نقصان کر دیتا ہے اور بعض اوقات دوطرفہ حادثات ہوتے ہیں یعنی دو گاڑیاں آپس میں ٹکرا جاتی ہیں۔ دونوں کے احکام الگ الگ بیان کیے جاتے ہیں۔

یکطرفہ حادثات کی تین صورتیں

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے یکطرفہ حادثات کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ معمولی حشو و زوائد کے ساتھ حسبِ ذیل ہے۔

قصداً قتل کی صورت

ڈرائیور جان بوجھ کر قتل کے ارادے سے راستے پر چلنے والے شخص کو گاڑی مار دے یا کسی دوسری گاڑی مثلاً موٹر سائیکل سوار کو مارنے کے ارادے سے اُسے ٹکر مارے تو یہ صورت بعینہٖ قتلِ عمد ہے اور اس صورت میں ڈرائیور پر قصاص لازم ہوگا اور وہ نقصان کا ضمان بھی ادا کرے گا۔ مقتول کے ورثاء قاتل کو معاف کرنے اور کسی معاوضہ پر صلح کرنے کے حقدار ہیں۔

غفلت اور قانون شکنی

دوسری صورت یہ ہے کہ ڈرائیور کا مقصد کسی کو قتل کرنا نہیں ہے لیکن اُس نے کوئی ایسا غلط کام کیا جس سے دوسرے شخص کی موت واقع ہو گئی مثلاً ڈرائیونگ کے دوران اِدھر اُدھر متوجہ ہونے کی وجہ سے کسی راہ گذر کو گاڑی ماردی جو اپنی جگہ بالکل صحیح سمت میں چل رہا تھا تو یہ صورت شرعاً قتلِ خطاء کے حکم میں ہے۔اس صورت میں قصاص واجب نہیں تاہم قاتل پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی۔

اس شق میں وہ تمام صورتیں شامل ہیں جس میں ڈرائیور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غلط سمت پر چل رہا ہو یا ناجائز طریقے سے کسی گاڑی سے آگے نکلنے (Overtaking) کی غرض سے اندھادھند گاڑی چلارہا ہو یا محدود رفتار کے مقامات پر متعین رفتار سے زیادہ رفتار کے ساتھ گاڑی چلارہا ہو یا گاڑی میں کوئی فنی خرابی تھی مثلاً بریک فیل تھا یا کمانی ٹوٹنے کے قریب تھی جو ڈرائیور کو معلوم بھی تھی لیکن ڈرائیور نے اُسے ٹھیک کروانے کی کوشش نہ کی یا ٹریفک قوانین میں سے کسی بھی قانون کی خلاف ورزی کی جس کی بناء پر گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی یا نشے کی حالت میں گاڑی چلاتے ہوئے کسی راہ گیر کو ہلاک کردیا تو ان تمام صورتوں میں ڈرائیور قتلِ خطاء کا مرتکب سمجھا جائیگا اور اس پر دیت لازم ہوگی۔

ہمارے زمانے میں جو نوجوان محض فنکاری کا مظاہرہ کرنے کے لیے اُلٹی سیدھی (Wheelie) اور تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی چلاتے ہیں نیز خلافِ قانون اور ٹیک کرتے ہیں وہ سب اسی میں شامل ہے۔اس میں جان جانے کی صورت میں دیت اور مالی نقصان کی صورت میں ضرر کا تاوان اُن پر لازم ہوگا کیونکہ یہ نقصان ناجائز فعل کی وجہ سے ہوا ہے جو ڈرائیور کی طرف سے واضح تعدی ہے اور متعدی پر ضمان عائد ہوتا ہے۔

غیر اختیاری اور اتفاقی حادثہ

تیسری صورت یہ ہے کہ مقتول کی موت واقع ہونے میں ڈرائیور کے کسی غلط کام کا کوئی عمل دخل نہ ہو بلکہ کسی ایسے اتفاقی حادثے کی بناء پر راہ گیر کی موت واقع ہو جائے جس سے بچنا کسی طرح ممکن نہ ہو مثلاً ایک شخص ٹریفک قوانین کی مکمل پابندی کرتے ہوئے پوری احتیاط اور حاضر دماغی کے ساتھ گاڑی چلارہا ہے کہ اچانک کوئی شخص گاڑی کے سامنے آگیا اور ڈرائیور نے اُسے دیکھ کر پوری مستعدی سے اس کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ اس میں ناکام رہا اور بالآخر حادثہ کے نتیجے میں اُس شخص کی موت واقع ہوگئی۔(6)

مذکورہ مسئلہ سعودی عرب کی مجلس "مجمع الفقہ الاسلامی" میں بھی زیرِ بحث آچکا ہے اور اس میں ڈرائیور پر ضمان واجب ہونے کے بارے میں علمائے عصر کی آراء مختلف رہی ہیں۔بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس صورت میں ڈرائیور ضامن ہوگا۔ بعض حضرات کے ہاں اس صورت میں ڈرائیور پر نصف دیت لازم ہوگی،اور دیگر بعض ہم عصر علماء کی رائے یہ ہے کہ اس شخص پر ضمان عائد نہ ہوگا کیونکہ اس میں ڈرائیور کی کوئی غلطی نہیں ہے۔یہ آسمانی حادثہ کی طرح ہے جس سے بچنا انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا لہٰذا ڈرائیور کی غلطی نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر دیت لازم نہ ہوگی۔

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی رائے اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر گاڑی کے سامنے آنے والا شخص اتنی قریب سے نمودار ہوا

کہ معتاد اور مناسب رفتار سے گاڑی چلانے والا شخص اتنی قریب سے سامنے آنے کی صورت میں گاڑی کو روکنے پر قادر نہیں ہو سکتا تو ایسی صورت میں اُس شخص نے اپنی جان کو خود ہلاکت میں ڈالا ہے، اس کی ہلاکت ڈرائیور کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی لہٰذا ڈرائیور ضامن نہیں ہو گا۔(7)

یکطرفہ حادثات کی مزید صورتیں

اگر ڈرائیور ٹریفک قوانین کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے گاڑی چلا رہا ہو اور اُس کی طرف سے کوئی تعدی نہ پائی جائے مگر پھر بھی اُس سے گاڑی کسی کو لگ جائے یا مالی نقصان ہو جائے تو اس صورت میں بھی ڈرائیور پر ضمان عائد ہونے کے بارے میں علمائے عصر کے مابین اختلاف ہے۔ بعض حضرات عدمِ ضمان کے قائل ہیں جبکہ دیگر بعض حضرات کے ہاں اس صورت میں ڈرائیور ضامن ہو گا۔ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی رائے بھی ضمان عائد ہونے کی ہے۔

گاڑی خراب ہونے کی صورت میں حادثہ

اگر ڈرائیور پوری احتیاط اور مستعدی کے ساتھ گاڑی چلا رہا ہو اور وہ اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہ برتے لیکن اچانک کسی خرابی وغیرہ کے باعث گاڑی اُلٹ جائے یا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور اس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار افراد کی موت واقع ہو جائے یا گاڑی بے قابو ہو کر کسی انسان کو کچل دے تو یہ موت ایک حادثاتی موت ہے، اس میں ڈرائیور قصوروار نہیں لہٰذا اس صورت میں ڈرائیور پر کوئی تاوان یا دیت وغیرہ لازم نہ ہو گی اور نہ ہی وہ تباہ شدہ گاڑی کے نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔ یہی حکم ایسے تمام اتفاقی حادثات کا ہو گا جن میں ڈرائیور کی کسی غلطی کو دخل نہ ہو کیونکہ ایسے حادثات سے بچنا ڈرائیور کے اختیار سے باہر ہے، ان کی وجہ سے ڈرائیور کو کسی بھی سزا یا تاوان کا مستوجب قرار نہیں دیا جا سکتا، تاہم اس میں یہ شرط ہے کہ چلنے سے پہلے گاڑی میں کوئی خرابی نہ ہو اور ڈرائیور نے ہر طریقے سے گاڑی کے درست ہونے کا اطمینان کر لیا ہو۔

کسی کو گاڑی کے سامنے دھکیلنا

اگر گاڑی میں پہلے ہی سے خرابی ہو اور ڈرائیور نے جانتے ہوئے بھی اُسے درست نہ کروایا ہو، پھر نقصان لاحق ہو جائے تو اس کا ضمان ڈرائیور پر عائد ہو گا۔ اگر ڈرائیور ٹریفک قوانین کی پابندی اور تمام تر احتیاطی پہلوؤں کو اختیار کرتے ہوئے گاڑی چلا رہا ہو مگر کسی شخص نے دوسرے انسان کو دھکا دے کر گاڑی کے سامنے کر دیا اور ڈرائیور نے پوری مستعدی کے ساتھ اُسے بچانے کی کوشش کی لیکن نہ بچا سکا تو اس صورت میں ضمان دھکا دینے والے پر عائد ہو گا نہ کہ ڈرائیور پر۔

کھڑی گاڑی سے ٹکرانا

اگر کوئی گاڑی ٹریفک سگنل پر سگنل کھلنے کے انتظار میں درست جگہ کھڑی ہو پھر اُس گاڑی کو پیچھے سے کسی گاڑی نے ٹکر مار دی جس کی وجہ سے یہ گاڑی اپنے آگے کھڑی گاڑی سے ٹکرا گئی جس سے نقصان واقع ہو گیا تو اس کا ضمان پچھلی طرف سے ٹکر مارنے والی گاڑی کے ڈرائیور پر عائد ہو گا کیونکہ اس نقصان کی نسبت اُسی کی طرف کی جائیگی۔(8)

دوطرفہ حادثات

دو گاڑیوں کا آپس میں ٹکرانا اگر کسی آسمانی آفت یا حادثہ کے باعث ہو مثلا تیز آندھی چلی یا سیلاب آیا جس میں گاڑیوں کو روکنا ڈرائیوروں کے اختیار (کنٹرول) سے باہر ہو گیا اور گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں جیسا کہ پاکستان ہی میں چند سال قبل سیلاب کی وجہ سے یہی مناظر دیکھنے میں آچکے ہیں تو ایسی صورت میں کسی پر بھی کوئی ضمان عائد نہ ہو گا کیونکہ جو چیز انسان کے اختیار سے باہر ہو اس پر گرفت اور ضمان نہیں ہوتا۔

اگر ایکسیڈنٹ کسی ایک گاڑی ڈرائیور کی غلطی کی بناء پر ہوا جس میں دوسرے ڈرائیور کا کوئی عمل دخل نہ تھا تو ایسی صورت میں ضمان صرف اُس ڈرائیور پر عائد ہو گا جس نے غلطی کی ہے۔اس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ایک گاڑی والا کسی جگہ کھڑا تھا اور جہاں کھڑا ہے وہاں کھڑا ہونا اُس کے لیے جائز بھی ہے۔دوسری گاڑی والا آیا اور اُس نے کھڑی گاڑی کو ناجائز عمل کے باعث ٹکر ماردی تو اس نقصان کا ضمان اور جان کی دیت اُس پر لازم ہو گی۔

دونوں گاڑیاں چل رہی ہوں اور وہ آپس میں ٹکرا جائیں جیسا کہ عموما ہمارے ہاں روڈ پر ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں تو دونوں میں سے جس ڈرائیور نے غلطی کی ہے اس پر تاوان لاگو ہو گا۔ مثلا کوئی ایک ڈرائیور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلا رہا ہے، غلط سمت (رونگ سائیڈ) چل رہا ہے یا غلط سمت سے کراسنگ کر رہا ہے یا مقررہ رفتار سے زائد رفتار کے ساتھ گاڑی چلا رہا ہے یا خراب گاڑی باوجود صحیح کروانے کی قدرت کے اسی حالت میں لیکر نکلا اور اُسے صحیح نہ کروایا جس کے باعث حادثہ پیش آگیا تو مذکورہ تمام صورتوں میں غلطی کرنے والا ڈرائیور نقصان کا ضامن ہو گا خواہ جانی نقصان ہو یا مالی۔

دو گاڑیاں صحیح سمت پر آگے پیچھے چل رہی ہیں کہ اگلی گاڑی کے ڈرائیور نے اچانک بریک لگا دیا، پچھلی گاڑی کے ڈرائیور نے حتی الامکان گاڑی روکنے کی کوشش کی لیکن حادثہ سے بچ نہ سکا تو ضمان اگلی گاڑی کے ڈرائیور پر لازم ہو گا،اسی طرح اگر ایک گاڑی نے اور ٹیک کرتے ہوئے ایسا گردوغبار اُڑایا کہ دوسری گاڑی والے کو نظر نہ آنے کے باعث حادثہ پیش آگیا تو ضمان اور ٹیک کرنے والی گاڑی کے ڈرائیور پر عائد ہو گا۔(9)

اگر ایکسیڈنٹ واقع ہونے میں دونوں ڈرائیوروں کی غلطی ہو تو دونوں پر ضمان آئیگا۔ مثلا دو گاڑی ڈرائیور باہم ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی خاطر تیز رفتاری کے ساتھ اندھادھند گاڑی چلاتے ہوئے اگر آپس میں ٹکرا جائیں اور اس میں اموات واقع ہو جائیں تو دونوں گاڑی ڈرائیور کا خون ہدر ہو گا اور ہر ڈرائیور دوسری گاڑی کے جانی اور مالی نقصان کا ضامن ہو گا۔(10)

جب کوئی ڈرائیور غلط ڈرائیونگ کرے اور اس کی غلطی پر ایک سے زائد ضرر مرتب ہو جائیں یعنی ایک سے زائد گاڑیاں یا انسان ہلاک ہو جائیں تو اسے تسلسل اضرار سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کا حکم یہ ہے کہ جب تک فاعل کے فعل کا اثر باقی رہے گا اس وقت تک اس فعل پر جس قدر نقصان مرتب ہوں گے ، تعدی کرنے والا ان سب کا ضامن ہو گا مثلا زید نے اپنی غلطی کی وجہ سے حارث کی گاڑی کو ٹکر ماری اور حارث کی گاڑی تیسرے شخص عدنان سے ٹکرا گئی جس کی وجہ سے عدنان کی موت واقع ہو گئی تو اس صورت میں حارث کی گاڑی اور عدنان کا قتل ،ونوں کا ضمان زید پر لازم ہو گا اگرچہ عدنان حارث کی گاڑی لگنے کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے مگر چونکہ حارث کی گاڑی گرنے کا سبب بھی زید کی گاڑی کا

ٹکرانا تھا لہذا دونوں کا ضمان زید ہی کے ذمہ لازم ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص کی غلطی کے باعث کئی گاڑیاں پے در پے ٹکرا جائیں تو سب کے نقصان کا ضمان اول غلطی کرنے والے شخص پر لازم ہوگا۔(11)

ایکسیڈنٹ کے تمام احکام کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ جو حادثہ کسی شخص کے ناجائز اور خلافِ قانون فعل کی وجہ سے پیش آئے اور اس کے باعث دوسروں کو نقصان لاحق ہو جائے تو یہ شرعاً تعدی ہے اس لیے اس نقصان کا ضمان اُس شخص پر عائد ہوگا اور ایسے اتفاقی حادثات جن میں ڈرائیور کی کسی غلطی کا عمل دخل نہ ہو یا حادثہ ایسے امور کی بناء پر پیش آیا ہو جس سے احتراز کرنا ڈرائیور کی قدرت اور اختیار سے باہر ہو تو اس کا ضمان ڈرائیور پر لازم نہیں ہوگا۔(12)

دیت کی وضاحت

مضمون میں جگہ جگہ دیت کا بیان آیا ہے اس لیے ضروری ہے کہ دیت کی تفصیل بھی بیان کر دی جائے۔

دیت وہ مالی معاوضہ ہے جو قتل کی وجہ سے قاتل یا اس کے عاقلہ پر واجب ہوتا ہے اور مقتول کے وارثوں کو ملتا ہے۔ اس کی مقدار میں تین صورتیں ہیں۔ تینوں میں سے جو صورت چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

(۱) دس ہزار درہم چاندی یا اس کی قیمت۔

(۲) ایک ہزار دینار سونا یا اس کی قیمت۔

(۳) ایک سو اونٹ یا ان کی قیمت۔(13)

درہم چاندی کا ہوتا ہے اور دس ہزار درہم کی مقدار موجودہ دور کے پیمانوں کے لحاظ سے اس طرح بنتی ہے۔

گرام............30,618

تولہ............2,625

یعنی تیس کلو چھ سو اٹھارہ گرام چاندی۔

دینار سونے کا ہوتا ہے اور ہزار دینار کی مقدار موجودہ دور کے پیمانوں کے لحاظ سے اس طرح بنتی ہے۔

گرام............4,374

تولہ............375

یعنی چار کلو تین سو چوہتر گرام سونا۔

یہ بھی واضح رہے کہ شبہِ عمد اور قتلِ خطاء میں واجب ہونے والی دیت نیز ہر وہ دیت جو نفسِ قتل سے واجب ہو وہ قاتل کے عاقلہ پر لازم ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ جو بھی دیت ہوگی وہ قاتل کے مال میں لازم ہوگی۔(14)

عاقلہ کی وضاحت

عاقلہ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو دیت ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو قاتل کے مددگار یعنی اُس کے مالی تاوان برداشت کرتے ہیں۔ بعض اوقات عاقلہ برادری (کنبہ) ہوتی ہے اور بعض زمانوں میں اہلِ دیوان۔ موجودہ دور میں عام طور پر عاقلہ کا وجود نہیں ہے، اس لیے دیت خود قاتل اور جانی پر لازم ہو گی البتہ اگر آج بھی کسی کا عاقلہ موجود ہو یعنی کوئی شخص ایسی انجمن، تنظیم یا خاندان سے تعلق رکھتا ہو جو باہمی امداد کے طور پر اپنے افراد کے مالی تاوان برداشت کرتے ہوں تو وہی انجمن، تنظیم اور خاندان شرعی اصطلاح میں اُس شخص کے عاقلہ کہلائیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں مزدوروں، صنعت کاروں اور تاجروں وغیرہ کی ٹریڈ یونین ہوتی ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں دیت عاقلہ پر عائد ہو گی۔ اگر کسی کے عاقلہ نہ ہوں جیسا کہ آجکل عام طور پر اس کا وجود نہیں تو اس صورت میں دیت قاتل کے مال میں واجب ہو گی۔

سفارشات(Recommendations)

1. **ٹریفک قوانین کی شرعی حیثیت کو اجاگر کیا جائے**

ریاست کی طرف سے وضع کردہ ٹریفک قوانین محض انتظامی ہدایات نہیں بلکہ شرعاً واجب الاطاعت ہیں، لہٰذا عوام میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ ان کی خلاف ورزی نہ صرف قانونی جرم بلکہ شرعی گناہ بھی ہے۔

2. **ڈرائیورز کی فقہی و اخلاقی تربیت کا اہتمام کیا جائے**

ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کے ساتھ ایسی تربیت بھی دی جائے جس میں قواعدِ فقہیہ (خصوصاً عدمِ ضرر، تعدی، اور ضمان) کو آسان انداز میں سمجھایا جائے تاکہ ڈرائیور اپنی شرعی ذمہ داری سے آگاہ ہوں۔

3. **ریاستی سطح پر سخت نفاذ (Enforcement) کو یقینی بنایا جائے**

چونکہ تعدی (negligence) کی بنیاد پر ضمان لازم ہوتا ہے، اس لیے ریاست پر لازم ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مؤثر اور بلاامتیاز کارروائی کرے تاکہ جانی و مالی نقصانات کی روک تھام ہو سکے۔

4. **آگاہی مہمات چلائی جائیں**

ملکی سطح پر میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعہ عوام میں یہ شعور اجاگر کیا جائے کہ تیز رفتاری، ون ویلنگ، قانون شکنی اور اس نوع کی دیگر صورتیں تعدی میں شامل ہیں اور شرعاً ان کا ارتکاب کرنے سے ضمان لازم آتا ہے۔

ان سفارشات پر عمل درآمد سے نہ صرف ٹریفک حادثات میں کمی ممکن ہے بلکہ اسلامی اصولِ عدل و انصاف کے مطابق ذمہ داری اور ضمان کا نظام بھی مؤثر انداز میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔

المراجع والمصادر

(1) برہان الدین، ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، مکتبۃ البشری، 2020 جلد 4 صفحہ 286

(2) القرآن: 286/2

(3) شامی، محمد امین الشہیر بابن عابدین، رد المختار علی الدر المختار، ایچ ایم سعید، جلد 6 صفحہ 602

(4) عثمانی محمد تقی، تکملۃ فتح الملہم فی شرح الصحیح المسلم، مکتبہ دار العلوم، کراچی، 1422، جلد 2 صفحہ 523

(5) کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد 7 صفحہ 99

(6) ماھنامہ البلاغ، کراچی جمادی الثانی، 1411

(7) عثمانی محمد تقی، بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ، مکتبہ دار العلوم، کراچی، 1421، صفحہ 316

(8) ایضا: صفحہ 311 تا 316

(9) وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ، موسوعۃ الفقہیہ، کویت 2004 جلد 28 صفحہ 293

(10) عثمانی محمد تقی، تکملۃ فتح الملہم فی شرح الصحیح المسلم، مکتبہ دار العلوم، کراچی، 1422، جلد 2 صفحہ 523

(11) زہیلی، الدکتور وھبہ، نظریۃ الضمان، دار الفکر دمشق، 1982، ص 47

(12) عودہ عبد القادر، التشریع الجنائی، دار الکاتب العربی، بیروت، ج 1 ص 520 تا 525

(13) کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد 7 صفحہ 254

(14) فرغانی، ابو الحسن علی بن ابی بکر، ہدایہ، مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان جلد 4 ص 645

References

(1) Burhan al-Din, Abu al-Hasan Ali bin Abi Bakr al-Marghinani, Al-Bashri Library, 2020, vol. 4, page 286.

(2) The Qur'an: 2/286

(3) Shami, Muhammad Amin Al-Shahir Ibn Abidin, Al-Mukhtar's Response to Al-Durr Al-Mukhtar, I am Saeed, volume 6, page 602.

(4) Usmani Muhammad Taqi, Completion of Fath al-Mulham fi Sharh al-Sahih al-Muslim, Dar al-Ulum Library, Karachi, 1422, volume 2, page 523.

(5) Kasani, Abu Bakr bin Masoud, Bada'i' al-Sana'i', Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, volume 7, page 99.

(6) Mahnamah al-Balagh, Karachi Jamadi II, 1411

(7) Usmani Muhammad Taqi, Research on Contemporary Jurisprudential Issues, Dar Al-Ulum Library, Karachi, 1421, page 316.

(8) Also: page 311 to 316

(9) Ministry of Endowments and Islamic Affairs, Encyclopedia of Jurisprudence, Kuwait, 2004, volume 28, pages 293.

(10) Usmani Muhammad Taqi, Completion of Fath al-Mulhim fi Sharh al-Sahih al-Muslim, Dar al-Ulum Library, Karachi, 1422, volume 2, page 523.

(11) Zahili, Dr. Wahba, The Theory of Guarantee, Dar Al-Fikr, Damascus, 1982, p. 47

(12) Ouda Abdel Qader, Criminal Legislation, Dar Al-Kateb Al-Arabi, Beirut, vol. 1, p. 520, 525.

(13) Kasani, Abu Bakr bin Masoud, Bada'i' al-Sana'i', Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, volume 7, page 254.

(14) Farghani, Abu Al-Hasan Ali bin Abi Bakr, Hidaya, Sharkat Al-Ilmiyya Library, Multan Volume 4, p. 645